نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی - ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۴۰

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ

تواریخ کلیسیاء ۔ عہ

تواریخ مذہب ۔ ۸ر

تواریخ روم ۔ ۸ر

تواریخ مصر ۔ ۸ر

تواریخ یونان ۔ ۸ر

مرقع روس ۔ ۸ر

قدیم مسیحیوں کے حالات ۔ ۲ر

حیاتِ پولوس ۔ ۴ر

حیاتِ داؤد ۔ ۸ر

جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اردو ۔ ۳ر

مفید حکائتیں

رامپال سنگھ رومن اردو ۔ ۸ر

تلاشِ حق اردو ۔ رومن اردو ۔ ۳ر و ۶ر

دولت لازوال اردو ۔ ۳ر ۵ر ۸ر

دولت لازوال رومن اردو ۔ ۸ر

عزت بیمثال اردو ۔ ۹ر ۳ر ۸ر

〃 رومن اردو ۔ ۸ر

حالاتِ جاپان ۔ ۲ر ۶ر

شریف بیبیاں ۔ ۳ر ۶ر

چندر لیلا سادھنی اردو ۲ر و ۶ر گورمکھی ۔ ار

سیر ہند ۔ عہ

وکیل کی سرگذشت ۔ ۶ر

سور جیہ پرکاش ۔ ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اردو ۔ ۸ر

سمپر وائے ۔ ۳ر ۵ر

ویدونکی تعلیم ۔ ۱۰ر

وشنو کے دس اوتار ۔ ۲ر

ویدک تصنیفات ۔ ار

ویدونکی قربانیاں اور چڑھاوے ۔ ۳ پائی

ویدونکی دیوتا پرستی ۔ 〃

ویدونکی ازلیت ۔ ۶ پائی

پرستش حیوانات ۔ ۱ پائی

تیرتھ ۔ ۶ پائی

اہلِ ہنود کے تیوہار ۔ 〃

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اردو ۔ ۱ر

خدائے اسلام ۔ ۲ر

ینابیع القرآن ۔ ۳ر

الکفارہ ۔ ر

بائیبل یا قرآن	۱۰/
مسیح ابن اللہ	۲/
میزان الحق	۴/
طریق الحیات	۲/
کشف القرآن	۴/
عقاید اسلامیہ	۱۰/
ینابیع الاسلام	۸/
ہدایت المسلمین	۸/
تحقیق الایمان	۴/
تواریخ محمدی	۴/
تعلیم محمدی	۴/
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲/
دعوتِ اسلام	۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن	۸/
بیگناہ نبی	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	〃
فارقلیط	〃
حضرت محمد	〃
انجیل شریف کی صحت و درستی	〃
اسمارِ الٰہی	〃
خدا کے دس حکم	〃
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	〃
مسیح یا محمد	〃
نماز	〃
سچا اسلام	〃
قرآن	〃
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	〃
یسوع مسیح	〃
سورہ فاتحہ	〃
ہمارا شافع کون ہے	〃

اشمارِ شیریں	۵/ و ۱۲/
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	〃
انصاف کا دن	〃
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶/
تحقیق الاسلام حصہ اوّل	۲/

سلسلہ اصلاح

اصلاحِ تمدن	۳/
اصلاح زراعت	۶ پائی
اصلاح اخلاق	۲/
ہند کی افلاس کا انسداد	۶ پائی
شادی کی بابت خیالات	〃
صنعت و دستکاری	۲/

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ا/
اُردو کی پہلی کتاب	ا/
اُردو کی دوسری کتاب	۲/ و ۳/
اُردو کی تیسری کتاب	۳/
اُردو کی چوتھی کتاب	۴/
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	ا/
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲/
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳/
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۲/
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب	۶ پائی
〃 〃 پنجابی اُردو حروف	〃
دینی سوال و جواب رومن اُردو	۶ پائی
〃 〃 〃 گورمکھی	〃

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر	ا/
〃 مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ا/
〃 لوقا کی انجیل پر 〃	ا/
〃 یوحنا کی انجیل پر 〃	ا/

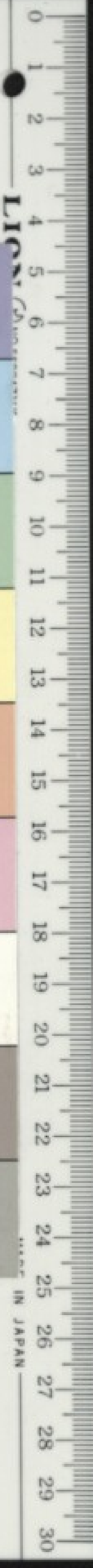
مسیحیوں کے واسطے

تواریخ کلیسیا	۸/
حل مشکلات حصہ اوّل	۶/
تحقیق بائیبل	۴/
طالبانِ حق	۹/
تواریخ بائیبل	۸/
حیاتِ مسیح	۱۲/
مسیح کا نمونہ	۸/
مسیح کے خاص دوست	۸/
کشف الحقایق	۴/
راہِ زندگی	۱۲/
موازنہ مذاہب رومن	۸/
مسیح کی تعلیم ۴/ ۸/	۱۲/
القابِ مسیح	۱۴/
بائیبل کس طرح پڑھنی چاہیے؟	۴/
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴/

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲/ + شعاع نور حصہ اوّل و دوم	۵/
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸/ + طریق دعا	۴/
ابن حور اُردو ۸/ + طلائی شمعدان	۴/
طیطس یا فریق صلیب ۸/ + روح سے معمور زندگی	۴/





نور افشان

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

۲۵ ستمبر لنڈن ۔ جرمن بیڑے نے جزیرہ لِسا پر گولہ باری کی ۔ فوجیں جزیرہ میں اُتاری گئیں اور برطانوی اور فرانسیسی جھنڈے گاڑ دیئے گئے ۔

۲۶ ستمبر لنڈن ۔ قیصر ولہلم در گروسے کے کپتان نے جو نیویارک میں آیا ہوا ہے ایک ملاقات کے وقت کہا کہ اگر تمام برٹش جہاز ایسے سیدھے گولہ اندازی کرتے جیسے کہ ہائی فلیر کرتا رہا ۔ تو میں بحر ... شمالی میں جو ہمارے غریب لوگ ہیں اُن کے لئے افسوس کرتا ۔

۲۷ ستمبر لنڈن ۔ آج رات کی خبر ہے کہ حالت اطمینان بخش ہے ۔ برٹش ہراول پر جو دشمن کا حملہ ہوا تھا وہ کامیابی کے ساتھ پسپا کر دیا گیا ہے ۔ دشمن کا سخت نقصان ہوا ۔

۲۸ ستمبر اوسٹنڈ ۔ کہا جاتا ہے کہ شہر ٹونگرز جل رہا ہے ۔

۲۸ ستمبر لنڈن ۔ اوسٹنڈ کی خبر ہے کہ اہل بلجیم نے ہفتہ کے روز ایرپ کی سمت میں انٹورپ سے محاصرین پر حملے کئے ۔ اور سخت جنگ کے بعد جرمن کی ایک فوج کو بھگا دیا اور الوسٹ پر قبضہ کر لیا ۔

۲۸ ستمبر لنڈن ۔ کل جرمنوں نے میلائنس پر پھر گولہ باری شروع کر دی ہے ۔

۲۷ ستمبر لنڈن ۔ پیٹروگریڈ میں سرکاری طور پر بتایا جاتا ہے ۔ کہ روسیوں نے جرمن والوں کو مقام ڈرسکنیگی پر پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ہے ۔ روسیوں نے دمرتزا پر قبضہ کر لیا ۔

۲۷ ستمبر لنڈن ۔ خبر ہے کہ روسیوں نے ریلوے پر کھیرد کو سر کر لیا ہے ۔ جو پرزمسل سے بیس میل کے فاصلہ پر ہے ۔

۲۷ ستمبر لنڈن ۔ پیٹروگریڈ میں بتایا جاتا ہے ۔ کہ ماسکو میں جرمن اور آسٹروی اسیران جنگ ایک دوسرے سے علیحدہ کر لئے گئے ۔ تاکہ کہیں لڑ نہ پڑیں ۔

۲۷ ستمبر لنڈن ۔ نیدرلینڈس کے پرنس ہنری نے ہیگ میں بلجیکٹ زخمیوں کا معائنہ کیا ہے ۔

۲۷ ستمبر اسٹرڈوم ۔ برٹش بلوجیکٹوں کی رہائی پر جرمن بڑے آفرد خستہ ہو رہے ہیں ۔

۲۷ ستمبر لنڈن ۔ ایک اور زپلین نے اوسٹنڈ میں بم کے گولے پھینکے ۔ مگر چند ایک ہی پھوٹے صرف ایک بڈھا آدمی زخمی ہوا ۔

۲۷ ستمبر لنڈن ۔ اتحادیوں نے کٹارو اور قرب کے مورچوں پر پھر گولہ باری کی جزیرہ پیلاگوسا کا ایک قلعہ مسمار کر دیا گیا ۔

۲۸ ستمبر لنڈن ۔ آسٹریا ہنگری میں نئے ہسپتال تیار ہو رہے ہیں تاکہ ہیضہ کے مریضوں کا علاج کیا جاوے ۔ کیونکہ وہاں ہیضہ پھیل رہا ہے ۔

۲۷ ستمبر لنڈن ۔ صوبجات متحدہ امریکہ کا جہاز ریڈکراس لنڈن پہنچ گیا ہے ۔

تار برقیات

۲۵ ستمبر لندن - ڈیلی میل کا ایک تار مظہر ہے - کہ ۱۵۰ ہائلینڈر ایک پل کی حفاظت کر رہے تھے جرمن دریا کے دوسرے کنارے پر نظر آئے اور ہائلنڈروں نے تھوڑی دیر تک عارضی طور پر ان کا مقابلہ کیا۔ مگر بڑی کمک آجانے پر وہ پسپا کر دیئے گئے - ایک نامعلوم الاسم ہائلنڈر نے اپنی پوسٹشن آثار دی اور اس جگہ بھاگا گیا جہاں اس کی اپنی گروہ میں ایک دستہ معہ ایک توپ موجود تھی - اور اس توپ کو معہ اس کی تپائی کے اپنی پیٹھ پر لے کر دریا سے عبور کر کے دوسرے کنارے جا پہونچا - اور فائر کر دی - دشمن پل پڑے اور اس پر تیس گولیاں چلائیں - جس سے کہ وہ ہائلنڈر وہ تیسوں گولیاں اپنے جسم میں لئے ہوئے گر پڑا اسی برٹش فوج کی اتنے میں کمک آگئی

۲۵ ستمبر لندن - کٹنجے سے جو ایک تار روما میں موصول ہوا ہے - اس سے یہ پیش بینی کی جاتی ہے کہ سراجیو پر حملہ غالباً کئی دنوں تک ہوتا رہیگا - مانٹینگرو کی اور سرویا اس میں مگر مشغول کار ہیں -

فی الحال صرف دو فوجیں سرویا کے باہر ہیں - اور دونوں بوسینا میں ہیں ایک تو وشگراڈ کے نزدیک دریائے ڈرینا سے عبور کر گئی ہے - اور دوسری اس مقام سے ۲۵ میل شمال کی جانب دریائے ڈرینا کے روزن سے عبور کر گئے - دریا کے روزن میں سرویہ کے شمالی مغربی گوشہ میں بالمقابل فوجیں دریائے ڈرینا کے دونوں کناروں پر پڑی ہوئی ہیں - پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سراجیو کے سر ہو جانے سے آسٹریا کے پہلو اور عقب پر بری طرح سے حملہ ہوگا -

۲۵ ستمبر لندن - میدان جنگ کی روسی فوج کا اخبار نویس تجر رادی ہے - کہ آسٹروی فوجوں سے قواعد دانی اور ترتیب عنقا ہے - سپاہی اپنے افسروں کا کہنا نہیں مانتے اور افسر جنرل سٹاف اور اعلیٰ افسروں سے مخالفت کی باتیں کرتے ہیں - ہنگری کی فوجیں علانیہ کہہ رہی ہیں کہ ہم مجبوراً جنگ کر رہے ہیں -

۲۵ ستمبر لندن - آسٹریلیوں نے جرمن نیوگنی میں شہر فریڈرک ولہلم شیفن پر یونین جیک کا جھنڈا بلند کر دیا ہے - وائیس ایڈمیرل سر جارج پیٹی تار دیتا ہے - کہ اس شہر کے سر کر لینے میں کسی قسم کی مخالفت نہیں کیگئی اور اب وہاں ایک حصاری فوج قائم کر دی گئی ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کی مسلح فوج اس علاقہ میں مقام ہربرٹ شوہے پر مرکوز ہوا ہلاک ہوگئی تھی -

۲۸ ستمبر لندن - وزیر جنگ نے جو گذشتہ رات گیارہ بجے خبر بھیجی ہے - اس سے معلوم ہے - کہ ۲۶ کی رات سے لیکر ۲۷ تک جرمن لگاتار ہراول پر بڑی غیر معمولی سختی سے رات دن گولہ باری کرتے رہے - مگر نہ صرف ناکام ہی رہے - بلکہ ہم نے ایک پہلو پر قبضہ کر لیا - کئی ایک توپیں اور بہت سے اسیران جنگ ہمارے ہاتھ آئے -

۲۷ ستمبر لندن - جرمنی انٹورپ کے سر کر لینے میں بڑی بھاری کوششیں کر رہے ہیں - ان کا آہستہ چلنے کی وجہ یہ ہے کہ محاصری توپیں جو ۲۵۰۰ پونڈ کے وزن کے گولے پھینکتی ہیں - اس قدر وزندار ہیں کہ اس پختہ جگہ کی مرمت اور سخت بنانے کے لئے جس پر وہ رکھی ہوئی ہیں - کئی ہفتے درکار ہونگے مگر اسی اثنا میں اہل بلجیم ان کے مقاصد کے فسخ کرنیکی کوشش بھی کر رہے ہیں -

کہا جاتا ہے کہ خلیج بنگالہ تا حال معرض خطر میں ہے -

لفٹنٹ گورنر آف بہار اور اوڑیسہ شملہ سے سنیچر کے دن اپنے صوبہ کو روانہ ہوگئے ہیں -

سکرٹری آف سٹیٹ نے مدراس سروے ڈیپارٹمنٹ کو از سر نو قائم کرنے کا حکم نافذ کر دیا ہے -

۲۷ ستمبر فرانسیسی زخمی سپاہی کہتے ہیں کہ جب جرمن فورٹ ٹروئن پر گولہ باری کر رہے تھے تو فرانسیسیوں نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا بلکہ گھاس کی دو گاڑیوں کو آگ لگا دی جرمنوں نے سمجھا کہ قلعہ خالی کر دیا گیا ہے اس لئے آگے بڑھے تب فرانسیسیوں نے حملہ کیا اور ہزاروں جرمنوں کو ہلاک کر دیا

۲۷ ستمبر الہ آباد - پایونیر کا تار مورخہ ۲۵ ستمبر لندن مظہر ہے کہ فرانس میں خط مدافعہ کو اتحادیوں نے پختہ طور پر ہوا کی حکمرانی قائم کر لی ہے -



ایڈیٹوریل نوٹس

دنیا کی عظیم الشان جنگ

دنیا کی تاریخ تغیر و تبدل اگرچہ مدتوں کے سامان اور تیاریوں اور کوششوں کے بعد آیا کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے برسیں درکار ہوتی ہیں۔ لیکن جب وہ سارے سامان اور تیاریاں اور اتفاقات تکمیل کو پہونچ جاتے ہیں تو انقلابات دفعتہً وقوع میں آجاتے ہیں یہی حال یورپ کے موجودہ جنگ کا ہوا۔ اگرچہ جرمن مدتوں سے تیاریاں اس جنگ کی نسبت کر رہا تھا۔ لیکن یہ جنگ بات ہی بات میں چھڑ پڑی چند ماہ کا عرصہ بھی نہیں گذرا کہ یورپ میں کیا بلکہ کل دنیا میں سب امن و امان کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ہر شخص اپنے اپنے کام میں مشغول تھا۔ لوگ پولیٹیکل معاملات۔ تجارت۔ مذہب۔ صنعت و حرفت اور ہر تہذیب و ترقی کے امور پر بحث و مباحثہ کر اور عیش سے زندگی بسر کر رہے تھے کہ دفعتہً پردہ اٹھا اور سب کچھ بدلگیا۔ نیا موقعہ اور نیا نظارہ اور نئی حالت آن کی آن میں نظروں کے سامنے پھر گئی۔ جرمن اور فرانس کے جنگ نے نقشہ بالکل بدل دیا تمام تجارت بند ہوگئی اور آمد و رفت کے راستے مسدود یا کم از کم معرض خطر میں ہوگئے۔ کارخانے بند ہوگئے۔ تمام کچہریاں جاتی رہیں۔ اور طرفۃ العین میں بلجیم اور فرانس میدان جنگ میں منتقل ہوگیا۔ ان ملکوں میں جابجا کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ اور خون کی سرخ سرخ ندیاں بہنے لگ پڑیں بڑے بڑے عالیشان اور بے نظیر مکانات زمین دوز ہوگئے۔ دیگر مکانات کا تو کیا ہی ذکر۔ ہزاروں اور لاکھوں بیوائیں اور یتیم ہوگئے۔ کروڑوں آدمی مفلس اور بے خانمان ہوگئے۔ حیرانی اور سراسیمگی ہر ایک کی پیشانی سے نمودار ہونے لگ پڑی۔ کہاں خوشی بخشنے۔ اور مطمئن کرنے والی خبریں کانوں کان سنائی دیتی تھیں اور اب کہاں جنگ کی ہولناک اور لرزا دینے والی خبریں جسموں پر قشعریرہ کر رہی ہیں کہاں وہ وقت تھا کہ ہمارے دل قرار کیساتھ اپنے اپنے کاموں اور شغلوں میں لگے ہوئے تھے اور کہاں اب ہر ایک دل بیقرار اور ہر ایک چشم منتظر ہیبتناک اور کنپا دینے والی خبروں کے سننے کا مشتاق اور بے صبر ہو رہی ہیں۔

رشتہ داروں میں جنگ

قریباً تمام یوروپین طاقتیں آپس میں قریبی رشتہ دار ہیں اور جو آج برسر پیکار اور مشغول میدان کار زار ہیں وہ تو اور بھی نزدیکی رشتہ دار ہیں۔ چنانچہ ہمارے شہنشاہ ملک معظم جارج پنجم دام اقبالہٗ جرمنی کے شہنشاہ ولیم کے خالہ زاد بھائی (پھوپھیرا بھائی) ہیں۔ ہمارے قیصر ہند کے والد شاہ ایڈورڈ ہفتم اور شہنشاہ جرمن ولیم کی والدہ یہ دونوں ملکہ وکٹوریہ ملکہ معظمہ مرحومہ کے فرزند تھے۔ حضور ملک معظم جارج پنجم زار روس کے موسیرے بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدات ملکہ الگزینڈرا اور ڈاوگر ایمپرس ڈگمر دو سگی بہنیں ہیں۔ زارینہ بھی جس کی والدہ ملکۂ معظمہ وکٹوریہ مرحومہ کی تیسری بیٹی تھیں۔ ملک معظم کی پھوپھیری ہمشیرہ ہیں۔ البتہ قیصر ہند خود زارینہ کا پھوپھیرا بھائی ہے۔ کیونکہ زارینہ کا بھائی ہسّے کا گرانڈ ڈیوک ایک جرمن ڈچی کا سردار ہے جو اپنے پدری ملک کی حمایت کر رہا ہے۔ شاہ بلجیم البرٹ والدہ کی جانب سے قیصر کیساتھ رشتہ رکھتا ہے۔ اور والد کی جانب سے اس کا رشتہ قدیم فرانسیسی شریف خاندان سے متعلق ہے۔ پس جو طاقتیں اس وقت سرگرم میدان کار زار ہیں وہ آپس میں بہت ہی نزدیکی رشتہ دار ہیں۔ افسوس۔ ہوس عالمگیری کیسی چیز ہے۔ اور دنیا کی تحصیل کیسی گلگیر بلا ہے۔ کہ نہ تو قومیت کا لحاظ۔ اور نہ مذہب کا پاس۔ اور نہ ہی رشتہ داری کا کچھ خیال کچھ آدمی کے دل میں قائم رہنے دیتی ہے۔ اپنوں کو غیر اور رشتہ داروں بلکہ قریبی رشتہ داروں کو غیر بنا دیتی ہے۔ اور ایک دوسرے کو ایک دوسرے کے خون کا جام سرخ پلواتی ہے۔

ستایا جانا مسیحیوں کے لئے معیار ایمانی ہے

خداوند مسیح نے مسیحیوں کا معیار ایمانی یہ بتایا ہے کہ۔ جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ وہ میرے لائق نہیں۔ اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ وہ میرے لائق نہیں ہے۔ اور جو کوئی اپنی صلیب نہ اٹھائے اور میرے پیچھے نہ چلے وہ میرے لائق نہیں۔ جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے۔ اسے کھوئیگا۔ اور جو کوئی میرے سبب اپنی جان

گھوتا ہے اُسے بچائے گا۔" (متی ۱۰: ۳۷ سے ۳۹) یہی معیار ابتدائی مسیحی صدیوں میں مقصود اور مستعمل تھا۔ جنہوں نے دنیا کو مسیح سے زیادہ پیار کیا تھا۔ وہ اس زمانہ کی ایذا رسانی سے ایک گونہ محفوظ رہے۔ برعکس اس کے دین دار ستائے گئے جیلخانوں میں ڈالے گئے اور طرح طرح کی اذیتوں سے قتل کئے گئے۔ مگر ہم کوریا میں بھی اس معیار کو مستعمل اور اس پر زور دیا جاتا دیکھ رہے ہیں۔ کوریا میں جو کانسپیریسی ٹرائیل کے متعلق مسیحیوں کو تصدیعات اور اذیتیں دی گئیں اُن کا ذکر کرتے ہوئے ایک انگریزی اخبار یوں رقمطراز ہے۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب بڑے بڑے سربرآوردہ مسیحی جوق جوق جاپانی جیلخانوں میں دھکیلے جا رہے تھے۔ تو لوگ اپنے توشہ خانے اپنی اپنی پشتوں پر اُٹھائے ہوئے جیلخانہ کی سرد کوٹھڑیوں کو بڑی مستعدی کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ مگر جو لوگ گرفتار نہ ہوئے تھے۔ اُن کی بابت یہ تصور کیا جاتا تھا کہ وہ مسیحیت سے خالی یا کم از کم ڈرپوک ہیں۔ گرفتاری گویا اعلیٰ شریف نژادی کی نشانی ہے۔ یہ گورنمنٹ کی طرف سے سرگرم اور کارکن مذہبی زندگی کی تصدیق تھی۔ دیگر باقی ماندہ دوسرے درجہ میں متصور ہوتے تھے۔

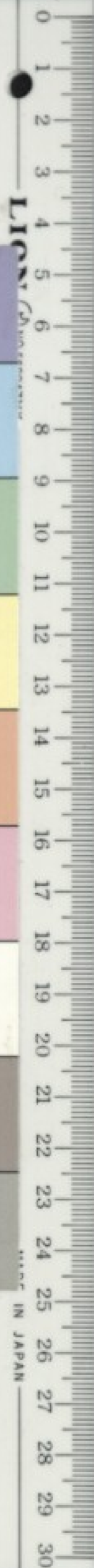
اس معیار کے بارے میں پاسٹر صاحبان کی رائے

مذکورہ بالا امور کے بارے میں ذکر ہے کہ ایک میتھوڈسٹ پاسٹر ایک مشنری کے پاس یہ شکایت لے کر گیا کہ "اے مسٹر! ہماری میتھوڈسٹ کلیسیا کیساتھ ضرور کچھ غلط کارروائی ہوئی ہے۔ مجھے خوف ہے کہ ہم ایمان میں قاصر ہیں۔ سینتیس پریسبیٹیرین جیلخانہ میں ہیں۔ مگر اُن میں صرف ایک ہی میتھوڈسٹ ہے۔ مجھے خوف ہے کہ خدا ہمیں اس لائق نہیں سمجھتا کہ ہم ایذا کی برداشت کریں۔" اس مشنری کے پاس ایک پریسبیٹیرین ایلڈر بھی گیا اور یوں گویا ہوا "میں زبور میں یہ لکھا ہوا دیکھ کر متعجب ہوا کرتا تھا کہ ہلواہوں نے میری پیٹھ پر ہل جوتا انہوں نے اپنی ریگھاریاں لمبی کیں" (زبور ۱۲۹: ۳) اور نہ ہی یسوع کے کوڑے کھانے کی نسبت مجھے کچھ سمجھ آتی تھی۔ مگر اب میں ان باتوں کو یہاں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔" یہ کہہ کر اُس نے اپنے کپڑے اپنے بدن پر سے اُتارے۔ اُس کی پیٹھ پیادرپے ایک دوسرے کے محاذی ایک ایک انگشت گہری کوڑے کی مار کی دھاریاں پڑی ہوئی تھیں جو جاپانیوں نے اُسے رسید کئے تھے اور وہ ابھی تک تازہ تھیں۔ ایک اور پاسٹر نے جو حال ہی میں جیلخانہ کی ہوا کھا کر واپس آیا تھا۔ گرجے کی پلپٹ پر بڑے جوش اور سرگرمی سے یہ کہا "میں آگے کو تمہارا پاسٹر نہیں رہ سکتا میں اس لائق نہیں ہوں کیونکہ جب جاپانی مجھے دکھ دے رہے تھے تو میں جھوٹ بولا۔ پولوس کبھی بھی جھوٹ نہ بولا۔ جب لوگ یسوع کو دکھ دے رہے تھے۔ تو وہ ثابت قدم رہا۔ مجھے جھوٹ بولنا نہ چاہئے تھا۔ میں مرجاتا تو اچھا تھا مگر یہی تو مشکل تھی۔ وہ مجھ کو در اصل قتل نہ کرتے"۔ کلیسیا نے اس بات پر اصرار کیا۔ مگر اُس نے اپنا استعفےٰ واپس کرنا یا اس پر از سرنو غور کرنا منظور نہ کیا۔

ایڈورڈس کالج پشاور کی مختصر تاریخ

افغانستان کی سرحد پر پشاور میں

جو چرچ مشنری سوسائٹی کے متعلق "ایڈورڈس کالج" کے نام سے ایک عظیم الشان کالج ہے۔ وہ کسی ہندوستانی خصوصاً پنجابی سے پوشیدہ نہیں ہے اور غالباً ہمارے ناظرین اگر کم از کم اُس کے نام سے تو ضرور واقف ہونگے۔ لہذا اُس کی مختصر سی تاریخ اس جگہ درج کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ یہ مدرسہ سابق انگلو انڈین سرہربرٹ ایڈورڈس کے نام نامی و اسم گرامی پر ۱۸۵۵ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اور اُس کا منشا اُن سرحدی پٹھانوں اور دیگر مسلمان فرقوں کے لڑکوں کو تعلیم دینا ہے جو اُس علاقہ میں وحشیانہ اور ظالمانہ زندگی بسر کرتے اور جن کا پیشہ ہمیشہ لوٹ گھسوٹ اور جبر و قتل کا ہے۔ اُس کے تعلیم یافتہ لوگ اب بڑے بڑے عہدوں پر مامور ہیں۔ اپنی خونخوار طبیعت کو وہ چھوڑتے جا رہے ہیں۔ تعلیم کی روشنی میں وہ اب تہذیب اور اخلاق کے زیادہ نزدیک آتے جاتے ہیں اور جو مسیحی تعلیم اس مدرسہ اور کالج میں دی جاتی ہے اُس سے اُن کی روحانیت اور اخلاق پر بڑا اثر ہو رہا ہے۔ اور بہت سے اُن میں سے مشرف بہ مسیحیت بھی ہو چکے ہیں۔ اور اکثروں کے دلوں میں مسیحی اخلاق اور محبت نے گھر کر لیا ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے جس کو وہ کالج اور مشن انجام تک پہونچا رہے ہیں۔



مراسلات

پروفیسر ڈبلیو ای نکل صاحب مرحوم کی وفات کی یادگاری ایک خاص میٹنگ

گذشتہ سے پیوست۔

کام کرنے کے بڑے شائق تھے۔ وہ ہم سب کے ساتھ اور دیگر لوگوں کے ساتھ بڑی محبت رکھتے تھے۔ اور دیسی کلیسیا کی خاطر کسی کام کو بار و عار نہیں سمجھتے تھے۔

دوم۔ ہم خدا کی مرضی کو جو وہ اپنوں کو اس دنیا سے اٹھا لینے میں ظاہر کرتا ہے۔ فروتنی سے قبول کرتے ہوئے اُن کی موت پر اپنے حقیقی غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اپنے درمیان سے اور ایک مفید کام پر سے اُن کے بلائے جانے میں ہم مسز نکل صاحبہ اور اُن کے خاندان کے ساتھ اُن کے اس غم میں اپنی خاص ہمدردی ظاہر کرتے ہیں۔

سوم۔ ہم خدا کی اُن خاص نعمتوں اور برکتوں کے لئے جو اس نے ہمارے اس عزیز دوست کو اپنی خدمت کے لئے عطا کی تھیں دل سے شکر گزار ہیں۔ اور ہم مانتے ہیں کہ اُن کی موت اس جماعت کے لئے ایک بلاہٹ ہے کہ ہم زیادہ وفاداری سے اس کی خدمت کریں اور سفارشی خدمت کے لئے بیدار ہوں۔

چہارم:- اور اسبات کے لئے کہ اُن کی زندگی کی یاد ہمارے درمیان بنی رہے اور تازہ رہے۔ ہم تجویز کرتے ہیں کہ ایک عمدہ اور بڑا نکل میموریل ٹیبلیٹ گرجا گھر پر لگایا جاوے۔

پنجم۔ اور ان رزولیوشنز کی نقل مسز نکل صاحبہ کو اور ہندوستان اور امریکہ کے دینی اخبارات کو بھیجی جاوے اور نیز ایک نقل ہماری کلیسیا کی مشن کے دفتر میں رہے۔

یہہ رزولیوشنز کلیسیا نے بخوشی منظور کئے۔ آخر میں ڈاکٹر ای۔ ایل پورٹر صاحب نے مرحوم کے عزیزوں میم صاحبہ اور اُن کے بچوں کے واسطے دعا کی۔ دعائے ربانی سے میٹنگ برخاست ہوئی

فدوی بھی صاحب مرحوم کی شان میں کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جیسے پادری اینڈرسن صاحب نے ان کی چادر کی بابت بیان کیا ہے میں بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اُن کی چادر کی ایک خاص خوبی ہمدردی تھی۔ میرے بڑے بھائی کا لڑکا جس کی عمر قریباً بیس سال کی تھی اور سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ میں پڑہتا تھا۔ اپنے والد کی وفات کے گیارہ ماہ بعد گیلپنگ تہائیسس کا شکار بنا۔ اُس کے گارڈین پادری جے۔ ڈی بیروز صاحب تھے۔ اُنہوں نے اُن کے واسطے بہت خرچ کیا آخر کو اُنہوں نے یہاں میرے پاس بھیجدیا کہ شاید پنڈی کی آب وہوا سے اسکو کچھ آرام ہو۔ مگر یہاں اُس کی حالت بگڑتی ہی گئی جب مسٹر نکل صاحب کو اس لڑکے کی خبر پہونچی۔ وہ ہمیشہ اس کو دیکھنے آتے رہے اور اُس کے نزدیک کرسی رکھکر اس سے بات چیت کرتے تھے۔ کیونکہ جیمس کا گلا بالکل بند ہو گیا تھا وہ بہت ہی آہستہ اور زور سے بولتا تھا۔ اُس کے نزدیک اُس کے منہہ کے سامنے جب تک کان نہ لگایا جاوے۔ اُس کی بات سنائی نہ دیتی تھی۔ آفرین نکل صاحب بہادر ایک پردیسی ہوتے پر اور یہ جانتے ہوئے کہ یہ بیماری کیسی سخت متعدی تھی پھر بھی اپنا کان اُس بیمار کے منہہ کے سامنے لاتے اور اُس کی سنتے اور اُس کی ہمت کو بڑہاتے رہے۔ اس لڑکے کی ہمیشہ ان سے یہی درخواست رہی کہ "صاحب جی میرے واسطے دعا مانگیں"۔ ایک دفعہ صاحب نے دریافت کیا کہ جیمس کیا آپ خداوند یسوع مسیح کے پاس جانے کے لئے تیار ہیں؟ جواب ہمیشہ یہی ملتا رہا کہ میں خوشی سے تیار ہوں مگر پتہ نہیں کیوں دیر ہو رہی ہے" وہ جوان ۵ مئی ۱۹۱۴ء کو آرام میں پہونچا۔ یہ نکل صاحب ہی تھے جنہوں نے آکر آنسو بہائے اس کا کفن تیار کروایا۔ سخت دھوپ میں تین دفعہ گھر آئے۔ اپنے ہاتھوں سے اُس کی گاڑی کو کھینچا۔ اس کے راستہ سے اینٹ اور پتھر ہٹائے۔ وہ جانتے تھے کہ یہ خدا کی روح کی ہیکل ہے۔ اس کو آہستہ اور حفاظت سے لے جانا چاہئے۔ یہی بہادر مرد خدا ایک تھا جو اس جوان کی فکر رکھتا تھا۔ اور اُس نے سوچا کہ یہ یتیم لڑکا ہے۔ اُس کے صندوق کے واسطے صرف چار روپیہ لئے جس کے واسطے بزرگ پادری بیروز صاحب نہایت ہی مشکور ہوئے۔ اور پھر اس جوان کی قبر کے واسطے پختہ اینٹیں دیں جب وہ زندہ تھا تو اُس کو کبھی سول سرجن کے پاس ٹیوبرکلین انجکشن کے واسطے لے جاتے ہیں

اور جب وہاں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی زندگی اب تھوڑی ہے۔ اور انجیکشن سے انکار ہے۔ تو چھاؤنی میں میجر طامسن آئی ایم ایس کے پاس لے جاتے اور کبھی جرنیلی ہسپتال میں لیجاتے۔ کوئی پرواہ نہیں کہ یہ ان کے کھانے کا وقت ہے یا یہ اُن کی حاضری کا وقت ہے۔ سخت گرمی ہے۔ چہرہ سرخ ہو رہا ہے۔ مگر اس واسطے کہ ایک جوان کی زندگی بچ جائے اپنے آرام اور خوراک کو حرام جانا۔ کیا یہ مسیح خداوند کا کامل نمونہ نہ تھا جس نے کہا کہ میرا کھانا پینا یہی ہے کہ میں اپنے بھیجنے والے کی مرضی کو بجالاؤں"۔ ہائے افسوس! ہمارے دیسی بھائی کتنے ایسی ہمدردی سے دور ہیں۔ اگر کوئی اجنبی ان کے سامنے آتا ہے تو وہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہیں کہ کوئی آدے اور ان کا انگریزی طریق سے انٹروڈیوس کرادے تب تو بس۔ ورنہ دیسے بولنے میں ہماری بے عزتی ہے۔ ہماری گریجوایشن کو بٹہ لگتا ہے۔ یا ہماری کسرِ شان اس میں ہے۔ مگر اس مردِ خدا کا یہ حال نہ تھا اگر کوئی عیسائی اُن کے سامنے آیا یا اُن کی کوٹھی جاتا تو بڑی خوشی سے خندہ پیشانی سے اس سے گفتگو کرتے اے میرے ہموطنو ہمدردی محبت اور خیرخواہی کسی خاص ایٹی کیٹ کے تابع نہیں۔ ان کے واسطے خاص فرقہ ملت ومذہب یا رشتہ داری وغیرہ وغیرہ درکار نہیں مسیحی مذہب عالمگیر مذہب ہے۔ خداوند مسیح واقف اور ناواقف اونچ اور نیچ امیر وفقیر سب کے واسطے یکساں ہے۔ اس کے پیرؤوں کو کتنا اس کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے۔ افسوس کہ ہمارے دیسی بزرگ و بھائی ہم کو چھوڑ کر سڑک پر یا دور کھڑے رہ جاویں اور اس گھر کی ہوا میں سانس لینا پسند نہ کریں جس میں بیمار ہووے۔ مگر پردیسی مسیحی بہادر نکل صاحب جیسے بیچارے منہ جوڑ کر باتیں کریں۔ ہم مسیحی زندگی میں کیسے قاصر ہیں۔ کیوں کوئی نہ کوئی تلاشی حق نکل صاحب کے پاس بنا رہتا تھا۔ چونکہ اُن کی زندگی مسیح کی زندگی میں چھپی ہوئی تھی۔ پرانا نکل نظر نہیں آتا بلکہ خداوند میں نیا نکل تھا۔ مجھ کو ایک دفعہ اُن کی کوٹھی پر جانے کا اتفاق ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نابینا آدمی جو کہ مسیحی تھا اور لاہور کا رہنے والا تھا اپنے ایک چھوٹے لڑکے کے ساتھ اُس کے دفتر میں بیٹھا ہے۔ صاحب نے ایک روپیہ اسکو دیدیا۔ لڑکے نے والد سے کہا کہ بابا پیاس لگی ہے۔ ایکدم صاحب بہادر کرسی سے اُٹھے اندر بھاگے گئے اور دونوں ہاتھوں میں شیشے کے گلاس جو کہ شاید اُن کی میز پر کے تھے عمدہ ٹھنڈے پانی سے بھر کر لے آئے اور ان دونوں باپ اور بیٹے کو پلایا پانی پینے کے بعد اس نابینا شخص نے خوشی میں آکر کہا کہ صاحب جی میں نے اپنی زندگی میں یہ پہلا موقعہ پایا کہ میں ایک بزرگ پادری کے ہاتھ سے پانی پینے کو لوں۔ ورنہ ایک دو دفعہ ایسا ہی موقعہ ملا اور اس لڑکے نے یا میں نے پانی پینے کو مانگا۔ اور صاحب نے آواز دی کہ کوئی ہے۔ نوکر حاضر ہوا اور اس سے کہا کہ ان کو پانی پلاؤ اور نوکر ہم کو باہر لے گیا۔ باورچیخانہ میں ہم کو پتہ نہیں کہ کس بھیکے سے پینے کو دیا آب دست والا برتن تھا یا کہ برتن دھونیوالا برتن تھا۔ مگر تاہم اگر خدا سے اجر ملتا تو اس نوکر نے لیا نہ کہ بزرگ حکم دینے والے نے صاحب مرحوم اس نابینا کی باتوں پر بہت ہنسے اور کہا کہ آپ اپنی زندگی میں شاید اور بہت سے واقعہ دیکھینگے جو میں نے کیا یہ تو کچھ کی بہت بڑی بات نہیں ہے۔ مصافحہ کیا اور اُس کو رخصت کیا۔ صاحب کی اس کارروائی سے میری زندگی پر بڑا اثر ہوا میں ہمدردی کے حلقہ سے بہت دور تھا۔ لیکن اس بزرگ کی ایک بات سے جس کو وہ چھوٹی بات کہتے تھے بڑا فایدہ ولا بعد اُٹھایا۔ طول کا خطرہ ہے۔ ورنہ اُن کی چادر جو کہ وہ چھوڑ گئے ہیں اُس کی ہر ایک تار ایک خاص مسیحی خوبی و ایک سچے مسیحی کی عملی زندگی ہے۔ خدا کرے کہ خواہ دیسی خواہ پردیسی اُس کی زندگی سے فایدہ اٹھاویں اور اپنے واسطے اور اپنی زندگی میں کوئی نہ کوئی خوبی لے آویں اور روحوں کو جیتیں۔ درخواست ہے کہ ناظرین نورافشاں صاحب مرحوم کے عزیزوں اُن کی میم صاحبہ اور اُن کے تین لڑکوں کو اپنی خاندانی دعاؤں میں یاد فرمائیں تاکہ خداوند جو تسلی کا بانی ہے اُن کو کامل تسلی عطا فرمادے۔

سیکرٹری جذام خانجات مسٹر ٹیڈسن صاحب پونہ اپنے ایک خط میں رہ پادری اینڈرسن صاحب راولپنڈی کو لکھتے ہیں کہ جب میں نے مسٹر نکل کی موت کی خبر سنی تو ایک دم مجھ کو یقین نہیں آیا بلکہ حیران رہ گیا اور بدن میں سناٹا سا ہو گیا۔ افسوس کہ مسٹر نکل جو کہ لیپر اسائلم کے کام کے بڑے حامی تھے۔ اب اس دنیا پر نہیں ہیں اور کہ ایک بڑا سرگرم کارندہ آپ کی مشن سے اُٹھایا گیا۔ آپ کی مشن کے کام کران کے

مرنے سے وقت کا پہونچا ہے۔ واقعی اُن کی اچانک موت ہم سب کو حیرت میں چھوڑ گئی ہے۔

الراقم
غمزدوں میں سے ایک غمزدہ
جے۔بی۔ایل
راولپنڈی

نیپال میں مسیحی

میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے دوبارہ نیپال میں انجیل سنانے کے لئے دروازہ کھولا۔ میں دارجیلنگ سے علاقہ نیپال کے کنارے کنارے اس میں داخل ہونے کا موقعہ ڈھونڈھتا ہوا ۔۔۔۔۔ پہونچا جو کہ عین سرحد پر واقعہ ہے۔ یہاں سے داخل ہو کر ۔۔۔۔۔۔۔ وغیرہ میں منادی کرتا ہوا ۔۔۔۔ میں پہونچا۔ جو کہ گوتم بدھ کی جائے پیدائش ہے یہاں پر سینکڑوں آدمی ہر سال برہما، آسام، چین و جاپان سے زیارت کے لئے آتے ہیں۔ بدھ کی جائے پیدائش پر راجہ اشوک کا ایک بیس فٹ اونچا ستون نصب کیا ہوا ہے جس پر پالی زبان میں بہت کچھ لکھا ہے۔ اس ستون کے پاس ہی ایک بڑا درخت ہے جس کے پتے جاتری لوگ بطور تبرک کے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ ستون کے پاس کھڑے ہو کر میں نے خداوند مسیح کی پیدائش۔ موت و جی اُٹھنے کا بیان سُنایا۔ لوگ بڑے غور سے سنتے رہے۔ اتنے میں جب تحصیلدار کو خبر ملی کہ ایک مسیحی سادھو منادی کر رہا ہے تو فوراً آدمی بھیج کر بلوایا اور غضبناک ہو کر کہا کہ "کیا تم کو معلوم نہیں کہ یہ نیپال کا علاقہ ہے جس میں دیانندیوں اور عیسائیوں کو مطلق آنیکی اجازت نہیں۔ اور تم اوّل تو بغیر اجازت کے آئے دوئم ایک جگہ پر کھڑے ہو کر پرچار کیا۔ لہٰذا سخت سزا کے لائق ہو۔ او شیو سنگھ اس کو ہتھکڑی لگا کر کرنل صاحب کے پاس لے جاؤ۔" اتنے میں ایک تعلیم یافتہ مرہٹہ سادھو آموجود ہوئے۔ آخر تحصیلدار کو سمجھا کر کہا کہ اس سادھو کو میرے ساتھ بھیجدو میں اس کو کرنل صاحب کے پاس پہونچانے کا اور حد سے باہر نکالنے کا ذمہ وار ہوں۔ پر ہتھکڑی لگانا اچھی بات نہیں۔ کیونکہ خواہ یہ کسی مذہب کا ہو آخر کو سادھو ہے۔ تب انہوں نے مجھے اُن کے سپرد کر دیا۔ اور ہم دونوں وہاں سے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں چلتے ہوئے اُس نے کہا کہ میں آپ کو دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوں کیونکہ میں بھی کئی برس متلاشی رہا۔ ویدوں کو اور دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ کو پڑھا اور یوگ ابھیاس وغیرہ سب کچھ کیا لیکن کچھ نہ پایا۔ آخر خداوند مسیح پر ایمان لانے سے پوری شانتی اور نجات پائی گئی اور اب میں اس نہایت تاریک علاقہ میں اپنے زنبہ ار شاگردوں کو اور نیپال کے دیگر قصبوں میں جا کر انجیل سناتا ہوں۔ میں یہ کیفیت سُن کر بڑا حیران ہوا۔ نیز دل بے حد خوشی سے بھر گیا۔ کہ خداوند نے ایسی تاریک جگہوں میں بھی خوشخبری سنانے کے لئے اس قسم کے عجیب لوگوں کو بھیج رکھا ہے جن کی بابت کسی کو خیال تک بھی نہیں ہیلیلویاہ۔ نیز مجھے اسباب سے بھی خوشی ہوئی کہ ہمخیال شخص مل گیا۔

اتو خوب گذریگی جب مل بیٹھینگے دیوانے دو

پھر میں نے پوچھا کہ آپ نے بپتسمہ کہاں پایا اور کس کے ہاتھ سے اُس نے کہا کہ میں نے روح القدس کا بپتسمہ پایا پر پانی سے اب تک نہیں پایا۔ گو میں اور میرے کئی ایک نیپالی شاگرد بپتسمہ لینے کو تیار ہیں لیکن اس حالت میں ہم سب کو ریاست سے نکالدیا جائیگا۔ اور پھر یہ خدمت بھی جو اس تاریک علاقہ میں ہو رہی ہے بند ہو جائیگی۔ سو مجھے یقین ہے کہ روز عدالت خداوند مجھ کو اس کے لئے مجرم نہ ٹھہرائیگا۔ چلئے اب میں آپ کو اپنا مندر دکھاؤں اور اپنے شاگردوں سے ملاؤں۔ بڑے راستہ سے تو کئی دن کا راستہ ہے لیکن جنگل کے راستہ سے صرف دو روز میں پہونچ جائیں گے۔ چنانچہ ہم باتیں کرتے ہوئے اُن کی جھونپڑی کی طرف روانہ ہوئے تھوڑی دور پہونچکر سوامی جی نے کہا " دیکھئے یہ قدیم ریاست کپل وستو ہے جہاں مہاتما بدھ کا باپ راج کرتا تھا۔ دیکھئے زمانہ کے انقلابات کہ جہاں شاہی محل تھے اب وہاں صرف کھنڈرات کا ڈھیر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جگہ جہاں خاردار جھاڑیاں نظر آتی ہیں یہاں پر ہی بڑا باغ تھا جس میں مہاتما بدھ کے باپ نے بیٹے کی طبیعت کو رنجیدہ دیکھ کر اُس کو گاڑی میں سوار کر کے تفریح طبع کے لئے بھیجا تھا۔ مگر اس نے دور اندیشی سے اُس کی بربادی و بے ثباتی کو معلوم کر کے اس پر اپنا دل نہ لگایا۔ بلکہ آخر کار ان محلوں اور باغیچوں کو چھوڑ ہی بیٹھا۔ خیر بدھ نے تو اپنی شان و شوکت محل و باغیچوں کو اپنے ہی لئے چھوڑا۔ مگر ہمارے خداوند نے آسمانی محلوں کو چھوڑا تھا کل دنیا کی نجات

کے لئے۔ آہ بے بیان پیار۔ یہ محل تو برباد ہو گئے مگر آسمانی مکان ہمیشہ رہیں گے۔ وہ اسی لئے آسمان سے اُتر آیا

یہاں سے دوسرے روز بوقت شام ہم اُن کی جھونپڑی میں پہونچے جو کہ بالکل تنہا جنگل میں ہے جھونپڑی کے پاس مندر ہے جب میں مندر کے اندر گیا تو کئی آدمیوں کو دعا کرتے پایا۔ اور ان سے چند سوالات پوچھے جس سے معلوم ہوا کہ وہ انجیل کے چند حصوں سے اچھی واقفیت رکھتے ہیں۔ گویا جنگل میں یہ ایک چھوٹی سی مسیحی کلیسیا ہے۔ جس کے پاسٹر سوامی جی ہیں۔ یہ شاگرد سوامی جی جسمانی ضروریات کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ اور سوامی جی صاحب اُن کو روحانی خوراک کھلانے کے لئے دن رات مستعد رہتے ہیں۔ چھ ماہ تک وہ اُن کے بیچ میں خدمت کرتے اور چھ ماہ نیپال میں دورہ کرتے ہیں۔ اُن کی غیر حاضری میں یہ شاگرد کبیر ہیں مگر مسیحی طریق پر عبادت کرتے ہیں۔ اس مندر میں جو کہ نہایت خوبصورت ہے کوئی مورت وغیرہ نہیں صرف ایک سنسکرت کی انجیل ریشم کے رومال میں لپیٹ کر میز پر رکھی رہتی ہے۔ اور میز کے اوپر ایک تصویر خداوند مسیح کی دیوار پر ٹنگی ہوئی ہے خداوند اس منڈلی پر اپنی برکت نازل فرماوے میں ناظرین کی خدمت میں دست بستہ التماس کرتا ہوں کہ اس عجیب گمنام جماعت کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تاکہ وہ پوری آزادی حاصل کر کے علانیہ بپتسمہ لے کر خداوند کا جلال حاصل کر سکیں۔ آمین۔

سوامی جی کہتے ہیں کہ کئی ایک سادھو بھی نیپال کی سرحد پر بھی رہتے ہیں جو کہ ہمیشہ گیان دھیان میں مشغول رہتے ہیں اور انہوں نے ان کو بھی جا کر انجیل سنائی اور ایک جلد انجیل زبان سنسکرت ان کے مہنت کی خدمت میں پیش کی جس کو اُس نے بخوشی قبول کیا اور پڑھنے کا وعدہ بھی کیا۔ دعا کیجئے کہ خدا کی روح اُن کے دلوں کو بھی بدل دے۔

مجھے افسوس ہے کہ ہر طرح سے کوشش کی مگر کھٹمنڈو تک نہ پہونچ سکا۔ البتہ اس بات سے تسلی ہے کہ گو میں نہیں جا سکا پر میرے دوسرے بھائیوں کے وسیلے سے وہاں خوشخبری پہونچ چکی ہے۔ اور اس شہر میں بھی عجیب طور سے کلیسیا کی بنیاد پڑ چکی ہے۔ اب میں اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ کیونکہ وعدہ کے مطابق کرنل صاحب کے پاس آنا پڑا۔ آج سوامی صاحب کی جھونپڑی سے بھی بہت دور ہوں۔ اگرچہ سختیاں بہت سی جھیلنی پڑیں مگر خداوند کے فضل سے جان کے خطرہ میں نہیں پڑا۔ اور کوئی خاص سزا ابھی مقرر نہیں ہوئی۔ کرنل صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ نیپال سے باہر کیا جاؤں۔ خیر خداوند کی مرضی پوری ہو آمین

راقم۔
فقیر حقیر سندر سنگھ
(نیپال گنج)

ناظرین رسالہ تصویر معانی مئی کے بعد کوئی نمبر شائع نہیں ہوا اس کے ڈیکلریشن نہ لینے کیوجہ سے مطبع والے طبع نہیں کرتے تسلی رکھیں بندوبست ہو رہا ہے۔ اور رسالہ عنقریب ہی شائع ہو کر خدمت میں پہونچیگا مینجر تصویر معانی لودیانہ

ایک شیطانی آزمائش
مسیحی کی فتح

ناظرین نور افشاں میں آپ کو ایک عجیب وغریب واقعہ سناتا ہوں وہ سنا ہوا نہیں بلکہ چشم دید ہے مجھے یقین کامل ہے کہ آپ اس واقعہ کو سن کر تعجب کرینگے لیکن بعد کو خداوند یسوع کا شکریہ ادا کرینگے کہ وہ کس طرح اپنی بھیڑوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو بھیڑیوں سے کس طرح محفوظ رکھتا ہے۔

اس واقعہ سے پہلے میں آپ کو ایک خوشخبری سنانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ ایک نوجوان مسلمان جو کہ وکالت کا کام کرتا تھا بپتسمہ مشن آگرہ میں مارچ ۱۹۱۴ء کو بپتسمہ لے لیا اور اب ایک ریاست میں جو شاید بھوپال ہے۔ پلیڈر ہیں خدا کا شکر ہے کہ وہ ہر طرح سے اپنی مدد کرتے ہیں اور انہیں ظاہری اسباب سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قسم کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اُن کا خاندان اُن کے ساتھ ہے۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ اُن کا نام بھول گیا ہوں۔

پھر ایک اور خوشخبری سنانا چاہتا ہوں اور وہی اس مضمون کا ہیرو ہے۔ کہ نوجوان مسلمان جن کی عمر زیادہ سے زیادہ ۲۰ برس کی ہوگی اور نواب فیاض علی خانصاحب نواب مرشد آباد کا رشتہ بلکہ قرابتی ہے اور نواب شمس الہدیٰ صاحب جو آنریبل کونسل کلکتہ کے ممبر ہیں۔ اُن کا بالکل قرابتی

ہے ۵ اپریل ۱۹۱۴ء کو بپٹسٹ مشن آگرہ میں پادری جے آسٹن صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ لیا۔ اس بھائی کا نام میرزا امیر حسن ہے۔

کئی مرتبہ میرزا امیر حسن کے یہاں سے چٹھیاں آئیں۔ اور اس میں اُن کی طلبی تھی لیکن وہ مکان نہ گئے۔ آخرکار ایک تار آیا۔ کہ تمہاری والدہ اس جہانِ فانی کے مصائب اور تکالیف سے چھوڑ کر دوسری دنیا کی سیر و تفریح کو تشریف فرما ہوئے ہیں۔ اگرچہ اس بھائی کی یہ پہلی آزمائش تھی۔ لیکن پھر بھی یہ شخص مکان نہ گیا۔

۳۰ جون ۱۹۱۴ء

سات بجے شام کو جبکہ مرزا صاحب مکان کے اندر اور میں اور پاسٹر سلامت علیخاں صاحب بپٹسٹ چرچ آگرہ مکان کے باہر اور کئی مسیحی بھائی بیٹھے ہوئے تھے۔ یکایک چھوٹی چھوٹی کنکریاں مکان پر آنا شروع ہوئیں اور رفتہ رفتہ زور شور کے ساتھ پھر بڑے بڑے کنکر اور اینٹوں کے ٹکڑے مکان پر برسنا شروع ہوئے۔ ہم سب لوگ سخت متعجب تھے کہ الٰہی یہ کیا واقعہ ہے۔ رات بھر ہم لوگوں نے وہاں جاگ کر اور لالٹینوں کے ذریعہ مکان کا چکر لگا کر شب گذاری کی۔ صبح کو پولیس میں اطلاع کی گئی۔ وہاں سے آج شام کو چند کنسٹبل اور داروغہ مکان پر آیا۔

یکم جولائی ۱۹۱۴ء

۸ بجے شام سے پھر وہی کیفیت نمودار ہوئی الیف جے ماس صاحب انسپکٹر آف سکولز کا بنگلہ بھی وہیں قریب تھا وہ بھی آ گئے اور بدستور شب سابقہ کیفیت رہی۔ یہاں ایکی مرتبہ ذرا بڑی اینٹیں تھیں۔ اور جہاں پر مرزا صاحب بیٹھے تھے وہیں گرتی تھیں تب سب لوگوں نے مرزا صاحب کو علیحدہ بٹھایا اور اس رات شک رفع کرنے کیلئے گیارہ جگہ پولیس اور ہم لوگوں نے تبدیل کی۔ لیکن وہی کیفیت رہی جو پہلے تھی۔

۲ جولائی ۱۹۱۴ء

مرزا صاحب سائیکل لیکر باہر گئے ہوئے تھے۔ پاسٹر سلامت علی خاں صاحب منادی کے واسطے بازار گئے تھے۔ میں اور نوکر اور ایک صاحب کا مالی مکان سے بالکل الگ احاطہ کے نیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب مجھ کو پانی کی ضرورت ہوئی نوکر سے پانی کو کہا وہ اندر گیا اور فوراً واپس آیا اور کہا وہاں چلکر ذرا دیکھو تو میں جو اندر گیا تو ایک عجیب کیفیت نظر آئی یعنی تمام مکان میں اندر اور باہر پاخانہ ہی پاخانہ دکھلائی پڑا یہ تقریباً جگہ جگہ تیس مقام پر ہوگا جب پاسٹر صاحب آئے اور مرزا صاحب بھی آئے تو پادری لنگ صاحب جو یہاں پر یورپین پادری تھے اُن کو اطلاع کی گئی۔ اُن کو کچھ شک معلوم ہوا اور کہا میں شام کو آؤنگا۔ شام کو جبکہ ہم لوگ چارپائی کر علیحدہ ہوئے۔ مرزا صاحب کے واسطے چاء میز پر رکھی ہوئی تھی۔ جب وہ پینے کے لئے گئے تو میز پر ایک گلاس پیشاب کا بھرا ہوا رکھا تھا انہوں نے حضار خاص و عام کو دکھلایا شام کو جب پادری لنگ صاحب تشریف لائے۔ اور ان کیفیتوں کے ملاحظہ کے بعد وہیں ٹھہر گئے شام کو جب کنکر آنا شروع ہوئے تو لنگ صاحب سات جگہ مرزا صاحب کو لے کر بیٹھے۔ تب اُن کو یقین ہوا کیونکہ اُن کے اوپر بھی آتی تھیں۔ پھر پادری صاحب کہہ گئے کہ میری کوٹھی پر سونے کو آجاؤ۔

۳ جولائی ۱۹۱۴ء

صبح کو امن رہا لیکن پانچ بجے شام کو جب پانی کی ضرورت ہوئی مکان کے اندر پریم مسیح جو کہ صاحب کا مالی ہے گیا۔ اُس نے صراحی سے جونہی گلاس اُٹھایا نظر پڑا کہ صراحی کے منہ تک پاخانہ بھرا ہوا ہے۔ پھر مرزا صاحب کے بکس اور پاسٹر صاحب کی میز پر بہت مقدار میں پاخانہ تھا۔ یہ سب صاحب کو دکھلایا۔ اور مرزا صاحب کو صاحب کی کوٹھی پر چھوڑ آئے وہاں رات کے دو بجے سے کنکر برسنا شروع ہوئے اور مرزا صاحب سونے سے چلا کر چارپائی کے نیچے ہو گئے اور چارپائی اُلٹی ہوئی اُن کے اوپر تھی۔ صاحب آئے اور تمام رات بمشکل گذاری واقعہ زیادہ ہے۔ اگر پورا لکھوں تو کالم کے کالم بھرے جاوینگے۔

۴ جولائی ۱۹۱۴ء

کوئی نئی بات نہیں ہوئی جبکہ مرزا صاحب اسی احاطہ میں جہاں یہ واقعہ ہو رہا تھا پادری جے آسٹن صاحب کی کوٹھی پر دوپہر کو سونے کے واسطے گئے وہاں بھی کنکر برسنا شروع ہوئے۔ ہم لوگ بھی گئے۔ واقعی کنکر برس رہے تھے۔ رات میں ایک دفعہ مرزا صاحب خراب خواب دیکھ کر چلا پڑے۔

۵ جولائی ۱۹۱۴ء

ہاں یہ ایک عجیب واقعہ ہے۔ آج مرزا صاحب کی حالت خراب ہو رہی تھی اور اُن کے دماغ میں ایک خیال پیدا ہو گیا کہ یہ سب

کام مجھ کو گھیرے جانے کے سبب ہیں۔ کیونکہ وہ خواب میں یہی دیکھا کرتے تھے کہ اسٹیشن چل مکان چل یہاں سے بھاگ وغیرہ وغیرہ

ٹھیک گیارہ بجے ہونگے کہ پانی زوروں کے ساتھ برس رہا تھا۔ مرزا صاحب نے کہا کہ مجھے کوئی جھانک رہا ہے۔ میں نے باہر کے کواڑ بند کر دیئے پھر اُنہوں نے کہا کہ کوئی میرے پاس آنا چاہتا ہے۔ یہ کہتے ہی کہ یکایک چلا کر بھاگنے لگے۔ منہ ہم لوگوں کی طرف تھا اور پیٹھ باہر کی طرف تھی۔ کواڑ چونکہ بند تھے۔ وہ ایک ساتھ بھڑ کے کھل گئے میں اور پادری سلامت علی بھی پیچھے پیچھے بھاگے۔ آخر کار احاطہ میں ایک نیم کے پاس جو نیچی جگہ ہے پانی بھرا ہوا تھا۔ کسی شخص نے جس کو ہم لوگوں نے نہیں دیکھا مرزا صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کوئی ۱½ چکر زور سے دیا کہ مرزا صاحب کے قدم اُکھڑ گئے۔ پھر اس پانی میں دھم سے گر گئے۔ ہم لوگ اُٹھا کر لائے۔ جب ہوش ہوا تو کہا ایک بڈھا شخص ہاتھ پکڑے ہوئے اسٹیشن لئے جاتا تھا میں چلایا کہ چھڑاؤ۔ اور یہی آواز بھاگتے وقت مرزا صاحب کے منہ سے نِکلتی تھی۔

اسی رات اور دن میں تقریباً چھ یا سات مرتبہ میں نے مکان کے اندر بجلی چمکتی دیکھی لہذا میرے دِل پر خوف طاری ہو گیا۔ مرزا صاحب کے سرہانے میں تکیہ کے اندر اکثر ہڈیاں ملتی تھیں حقہ کی چلم میں جہاں کنکر وغیرہ رکھ دیتے ہیں ہڈی نِکلا کی۔

۶ جولائی ۱۹۱۴ء

آگرہ میں سیتلا کا میلہ تھا وہاں مرزا صاحب کو لیکر لنگ صاحب گئے۔ لیکن اُن کی حالت بالکل خراب تھی۔ اور بیہوشی کی حالت میں یہی کہتے تھے کہ بھائی مارتا کیوں ہے میں اسٹیشن چل رہا ہوں۔ شام کو پادری لنگ صاحب نے ایک گروہ کو دعوت دی کہ اس شیطانی کام کے دفعیہ ہونے کیواسطے دعا کی جاوے۔

لہذا آٹھ بجے دعا کی گئی۔ چونکہ میرا سکول بھی ۸ جولائی ۱۹۱۴ء کو کھلنے والا تھا اور میں بھی اسی رات کو آنے والا تھا مجھ سے لنگ صاحب نے کہا کہ میں تمہارے صاحب کو لکھے دیتا ہوں مدد کے لئے ٹھہر جاؤ۔ لیکن مجھ پر اس قدر خوف طاری تھا کہ آگرہ میں ٹھہرنا وبال تھا۔ میں نے انکار کر دیا جس سے لنگ صاحب ناخوش ہوئے۔ کیونکہ انہیں کے ذریعہ سے میرا بپتسمہ ہوا تھا اور پاسٹر سلامت علی صاحب بھی کچھ رنجیدہ ہوئے کیونکہ اُنہوں نے یکم جنوری ۱۹۱۴ء کو جبکہ میں نارمل اسکول آگرہ میں پڑھتا تھا بپتسمہ دیا تھا۔ اور تعطیل موسم گرما میں بھی گذراتا تھا۔ لیکن مجھے بوجہ خوف اس قدر جرأت نہ ہوئی کہ ٹھہروں۔ واقعی اگر مجھ پر یہ آزمائش ہوتی تو شاید گر جاتا یا مرجاتا۔ لیکن واہ اے مرزا صاحب خداوند یسوع کے برگزیدہ بندے تو نے وہ ہمت اور بہادری دکھلائی کہ تجھ کو ہم اور کل مسیحی سچا مسیح کا سپاہی کہہ سکتے ہیں۔

جب ہم لوگوں کے ایمان میں کمزوری آئی تو کہا اچھا تم مکان چلے جاؤ لیکن ہم خدا کے بندے نے کہا کہ اگر بیہوشی کی حالت میں لے جاتے تو ممکن نہیں ہے۔ لیکن ندی میں ڈوب مرنا بہتر ہے لیکن یسوع کے ساتھ جو اقرار کیا ہے اس کا چھوڑنا ناممکن ہے۔ ہم لوگوں کی ہمت کو بڑھایا واقعی اگر ایسے مسیحی ہوں تو خداوند کا کام پھیلاتا ہوا نظر آوے۔

کام ترقی کرے میں بڑے زور کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے کسی مشن سکول میں تعلیم نہیں پائی۔ مرزا صاحب کسی مشن میں نہیں گیا۔ وکیل صاحب مشن سکول کا منہ نہیں دیکھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ مسیح کی روح اپنے برگزیدوں کو پولوس کی مانند ڈھونڈھ نکالتی ہے۔

ان دنوں مرزا صاحب کھرڑ ضلع انبالہ میں مقیم ہیں۔ یکم اکتوبر ۱۹۱۴ء کو دہلی آجاوینگے اور سینٹ اسٹیفن کالج میں تعلیم حاصل کرینگے۔

اب خداوند یسوع سے یہ دعا ہے کہ جیسے اُس نے مرزا صاحب کی مدد کی ویسی ہی ہر ایک مشکل کے وقت اور آزمائش کے وقت تمام مسیحیوں اور خاصکر میری مدد کرے۔ آمین

الراقم
نظیر حسن عیسائی سیکنڈ مولوی
مشن ہائی اسکول
فرخ آباد۔

ایک مسیحی بہن کی موت

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہمارے بھائی مسٹر غلام مسیح صاحب بائبل ٹیچر چرچ مشن سکول مجیٹھا۔ ضلع امرت سر کی مرحومہ اہلیہ صاحبہ نے گذشتہ ہفتہ بمقام امرت سر انتقال فرمایا۔ مرحومہ کئی ہفتوں سے بعارضہ تپ دق میں مبتلا تھیں۔ مسیحی ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں نے ہرچند نہایت توجہ سے علاج کیا۔ مگر افسوس مرحومہ پانچ بچوں کو داغ جدائی دے کر آسمانی باپ کے حضور چلی ہی گئیں۔ مرحومہ کے اخلاق نہایت عمدہ اور مسیحی تعلیم کا اعلےٰ نمونہ تھے۔ مصیبت میں صابر رہتی تھیں۔ اور شوہر کی بڑی تواضع کرتی تھیں۔ جہاں جہاں کانگڑہ وغیرہ کی طرف اُن کی تبدیلی ہوتی رہی ساتھ پھرتی رہیں اور سفر کی تکالیف کو نہایت خوش وضعی سے نباہا کیا۔ زبور کے بہت سے پنجابی گیت ان کو خوش الحانی سے ان کو گانے آتے تھے۔ اور اُن کی آواز میں خاص قسم کی روحانی برکت ملتی تھی۔ سیالکوٹ کی کنونشن میں اُن شامل ہوتے رہنے کا بڑا شوق تھا۔ کئی بار شامل ہوئیں۔ افسوس کہ اس سال کی شمولیت کا شوق دل ہی میں لے کر چلی گئیں۔ بچوں میں دعا کا شغل ہر وقت جاری رکھتی تھیں۔

اُن کی شادی ۱۹۰۰ء میں بمقام ترنٹارن ہوئی تھی۔ چودہ سال کی خانگی معرفت کے بعد اپنے بچوں اور شوہر کو روتا چھوڑ گئیں (لیکن ہم کہتے ہیں کہ مبارک ہیں وہ لوگ جو مسیح میں سو گئے۔ گویا کہ وہ مردہ نہیں ابد تک زندہ ہیں) تاہم دنیاوی امور کے لحاظ سے ایک گھر کا اُجڑ جانا آدمیوں کے لئے امتحان کا موقعہ ہے۔ جس میں خدا باپ برکت دیوے اور صبر۔

ہم کو اپنے بھائی غلام مسیح صاحب سے کمال ہمدردی ہے۔ جنھوں اپنے پیارے جوڑے کو ہمیشہ کے لئے دنیا سے کھو دیا ہے اُن کو اور ان کی اولاد کو خداوند مسیح صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

راقم۔
ایک اُن کا خیر خواہ۔ از مجیٹھا
ضلع امرتسر۔

شعر و سخن

شہر لووین کی بربادی

کیا ہوا اندھیر یورپ میں ہوئی کس خبر بپا
رحم کیجو صلح بھیجو دیر کیا ہے اے خدا

آج کیوں وہ زیر ہے جو تھا زبر کل تک ہوا
آسٹریہ روس میں ہے موت کا دریا چڑھا

ہو رہا ہے بلجیم اب معرض توپ و تفنگ
شہر لووین جل رہا اور راکھ کا تودہ بنا

کیا ہوا وہ سینٹ پیٹر جیمس بارد آج آہ
کل تو دیکھا تھا کہ اس کا آسماں سے رنگ تھا

تھے پرستش میں جھکے واں اہل دین سب صبح و شام
آج واں پر دیکھتے ہیں صاف اُلو بولتا

کتب خانے جل گئے اور اُڑ گیا بیت العلوم۔
ہائے ہائے پی رہا طلبا نے واں جام فنا

کارخانے اون کے اور ریشم کے برباد ہیں۔
سر ولیں ہیں جن سے ساری دنیا کا تھا تن ڈھکا

کانچ کے برتن و شیشے جو کہ گھر کا زیب تھے
جن کی راہیں دیکھتا اکثر ہمارا انڈیا۔

شہر میں کتنے بہادر اور حسیں جھلسے گئے۔
شہر گویا تھا عقلمندوں کی وہ گویا کان تھا۔

کردیا تہذیب نے اسلحہ سے اکثر عضب
جرمنوں کو مارنے کا خوب ہی موقعہ ملا

جو ستم جرمن نے ڈھایا ہو نہیں سکتا بیاں
عنقریب اب دیکھنا پاویگا کرنی کی سزا

بعد کی یہ خبر ہے جرمن نے کھائی ہے شکست
دوڑتے جاتے ہیں برلن جنگ سے اب خوف کھا

برق ہووے فتح انگلستان کی اس جنگ میں
ہے مری ہر دم خدا سے زا تمن اکثر دعا

راقم۔ میر کریم الدین برق۔ مجیٹھا
ضلع امرتسر۔

اشتہار

واضح ہو کہ لودیانہ پریسبیٹری کا آئیندہ جلسہ انبالہ شہر میں بروز سنیچر تاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۱۴ء بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوگا۔ تعدادی نقشے پرشدہ مشتہر کے پاس ۵ اکتوبر تک پہونچنے چاہئیں۔ بشارت اور پریسبیٹری اور سنڈ اور جنرل اسمبلی کے چندے تیس ماہ حال تک وصول ہونے ضروری ہیں۔ اور پاسٹر فنڈ کی فقط تعداد روانہ کرنی چاہئیے۔

المشتہر

پی سی آیل
سٹیڈ کلارک
لودیانہ پریسبیٹری

چیلنج

[illegible]

ریلوے ریگولیٹر واچ	چاندی کی رسٹ واچ
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

پورن سنگھ اینڈ برادرس جنرل واچ مرچنٹس لودیانہ

اشتہار

ذیل کی کتابیں بھی کرسچن بک سٹور سے معرفت ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب لودیانہ بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں۔

پنجابی زبور	رومن معہ راگ	۶	۶
"	"	اردو چمڑے والا	۱۲
"	"	اردو	۶
"	"	اردو کپڑے کی جلد	۱۱

المشتہر

ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب
لودیانہ۔ پنجاب

ضرورت

مجھ کو ایک نوجوان مسیحی کی ضرورت ہے۔ جو کمپونڈری کا کام بھی جانتا ہو اور شادی شدہ ہو۔ اور مسیحی تعلیم دینے میں بھی سرگرم ہو۔ اور وہ کام بیپرس لوگوں کے درمیان کرنا ہوگا۔ وہ بطور میرا اسسٹنٹ کے ہووے گا۔

مع سرٹیفکیٹ چال چلن اور لیاقت کے اپنی درخواست ذیل کے پتہ پر بھیجئے۔

المشتہر

مسٹر ایس مسیح مینجر ایچ۔ ایم
لیپر اسائیلم
دھار (سی آئی)

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا

پین ہیلر

اندرونی درد پیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہے۔ اندرونی بیرونی درد۔ موچ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے کمر۔ کولہا۔ پنجر۔ گردن وغیرہ میں یا جیسا درد ہو اس کے مالش سے جاتا رہتا ہے۔ داڑھ مسوڑہ کے درد کو فائدہ دیتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۱۲ محصولڈاک ۵

فہرست جس میں جنتری اور سارٹیفکیٹ درج ہیں بلا قیمت درخواست آنے سے روانہ ہوتی ہے۔

ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے ملیگی ورنہ براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

ضرورت۔ ہم کو ایک کاپی اڈمن اینٹی کورڈ کی ضرورت ہے جو کہ ۱۸۷۸ء میں شائع ہوئی اور جس میں ایک تحریر محمد صاحب کی زندگی کی بابت من تصنیف پادری جے ڈی بیٹ صاحب کی تھی اگر کسی کے پاس ہو تو ہم کو بذریعہ خط خبر دے کہ کس شرط پر ہم کو دے سکتا ہے۔

ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب
لودھیانہ

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰۔ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ۔ قیمت ۴؍ رو ۶؍ رو ۸؍ +

انجیل برنباس } من تصنیف عبد الاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی پادری شگیس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲؍ +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴؍۔ ۸؍۔ ۱۲؍۔ رومن ۸؍ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ہکتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہی +

جغرافیہ بائبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہی۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہی یہہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائبل ٹرننگ اسکولوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے۔ ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد فارسی اُردو ۶؍ +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴؍ ۸؍ اور ۱۲؍ یہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دافع گرمی من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو عہ۔ فارسی اُردو عہ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اُسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِسلئے ہر ایک خاندان میں اُسکی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمار داران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال و میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہی ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت عہ۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہو گئی ہی +

صحت جسمی } یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہی جسکا نام ہیلتھ ہے۔ مسعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس رائے بریلی کا اور نور محمد صاحب نے مینار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم بھائی نہیں۔ (۳) ہم بھائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہی۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہی۔ (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہی۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اُسے کسطرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہی۔ (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہی۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) کس قسم کے کھانے۔ (۱۴) تبدیلی خوراک میں (۱۵) ہدایت خوراک پر۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) پٹھے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھر اور احاطے۔ (۲۲) ہوا کی آمد و رفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں (۲۹) فیصلہ نصیحت قیمت ۴؍ +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۔۔ ۔۔ ع ۱/۱۱
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک ۔۔ ۔۔ ع ۱/۸
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک بعد ۔۔ ۔۔ سے
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سے ۵/

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صر	ملے
چوتھائی کالم	مہ	ملے	للعہ ۱۲/
نصف کالم	ملے	للعہ ۱۲/	ع ۲۸/
پورا کالم	للعہ ۱۲/	ع ۲۵/	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہیے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذ پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ دار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے۔ امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب العلم ۔۔ صر ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے دو ہوں ۔۔ للعہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے تین ہوں ۔۔ للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا کر و کونول بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ۱ عہ تک

قیمت کرو کونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱ سے ۱ تک۔ نمونہ مفت منیجر مخزن مسیحی فتح پور ہسوا یو پی سے طلب کرسکتے ہیں +

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا
جاری شدہ ۱۸۷۴ء رجسٹر ڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اِس قسم کا یہ سب سے پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کیلئے جاری ہے۔ اِس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے۔ بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے۔ نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۲۰۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہیگا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اِس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں۔ نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تا کہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اِس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں +

بخدمت مینجنگ ڈائرکٹر
کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ اپر مال۔ لاہور

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں عمدہ چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگرچہ زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲/ چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ نمونہ ۱/ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغِ دل کے پچھلے نمبر ہر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام مس ہدری ای ایچ بری صاحبہ ڈی ٹی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہیئں